# آنکھ کا آپریشن ہوا ہو، تو وضو و غسل کیسے کیا جائے؟

**مجیب:** مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** Web-1871

**تاریخ اجراء:** 02صفر المظفر1446ھ/08اگست2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ڈاکٹر نے آنکھ میں پانی ڈالنے سے منع کیا ہے، یعنی ایک قطرہ پانی بھی آنکھ میں نہ جائے۔ایسی صورت میں فرض غسل کیسے کیا جائے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آنکھ کے آپریشن کے بعد کچھ عرصہ آنکھ میں پانی جانا نقصان دہ ہوتا ہے لہٰذا تب تک آنکھ پر پٹی یا کپڑا رکھ کر باقی چہرہ دھونا ہوگا اور آنکھ والے حصے پر پٹی یا کپڑے کے اوپر سے پانی کی دھار بہانی ہوگی لیکن اگر یہ بھی نقصان دے، تو پھر گیلے ہاتھ کا مسح کرنا ہوگا اور یہ بھی مضر (یعنی نقصان دِہ) ہو، تو اس حصے کو دھونا یا مسح کرنا شرعاً معاف ہوگا، اتنے حصے کو چھوڑ دے۔

جب اتنا بہتر ہو جائے کہ کپڑے یا پٹی کے اوپر سے گیلے ہاتھ کا مسح کر سکیں تو فوراً مسح کریں اور جب پانی کی دھار بہانا ممکن ہو جائے تو اب دھار بہانی شروع کریں۔ پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ پٹی وغیرہ کے بغیر ڈائریکٹ آنکھ پر گیلے ہاتھ کا مسح ممکن ہو تو اب آنکھ ہی پر مسح کرنا ہوگا، یہاں تک کہ پانی سے دھونے کے قابل ہو جائیں۔

زخم پر پانی بہانا نقصان دہ ہو تو اس کا حکم بیان کرتے ہوئے الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: ”(فمن كان به جراحة يضرها الماء ووجب عليه الغسل (غسل بدنه إلا موضعها ولا يتيمم لها) وكذلك إن كانت الجراحة فی شئ من أعضاء الوضوء غسل الباقی إلا موضعها ولا يتيمم لها“ یعنی جسے ایسا زخم ہو جس پر پانی بہانا نقصان دے اور اس پر غسل لازم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی بدن پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔اسی طرح اگر اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو جائے تو زخم والی جگہ کے علاوہ باقی اعضا پر پانی بہائے اور وہ اس زخم کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا۔(الاختیار لتعلیل المختار، جلد1، صفحہ31، مطبوعہ: کراچی)

زخم کی جگہ کو کب دھویا جائے گا، کب اس پر مسح کیا جائے گا اور کب مسح کرنا بھی معاف ہے؟ اس سے متعلق درمختار میں ہے: ”لزوم غسل المحل ولو بماء حار، فإن ضر مسحه، فإن ضر مسحها، فإن ضر سقط أصلا“ یعنی زخم کی جگہ کو دھونا لازم ہے اگرچہ گرم پانی کے ساتھ اور اگر دھونے سے ضَرر (یعنی نقصان) ہو تو زخم پر مسح کرے، اگر زخم پر مسح کرنے سے بھی ضَرر ہو تو پٹی پر مسح کرے اور اگر اس سے بھی ضَرر ہو تو (مسح یا دھونا) اصلاً معاف ہو جائے گا (جب تک ایسی حالت رہے)۔ (الدر المختار معہ رد المحتار، جلد 1، صفحہ 517، مطبوعہ: کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”زید کی ران میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہے ڈاکٹر کہتا ہے پانی یہاں نقصان کرے گا مگر صرف اُسی جگہ مضر ہے اور بدن پر ڈال سکتا ہے اس حالت میں وضو یا غسل کے لیے تیمم درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو تیمم غسل کا ویسا ہی ہے جیسا وضو کا؟ یا کیا حکم ہے؟“

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”صورتِ مسئولہ میں غسل یا وضو کسی کیلئے تیمم جائز نہیں وضو کیلئے نہ جائز ہونا تو ظاہر کہ ران کو وضو سے کوئی علاقہ نہیں اور غسل کیلئے یوں نا روا کہ اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہے لہٰذا وضو تو بلا شبہ تمام و کمال کرے اور غسل کی حاجت ہو تو اگر مضرت صرف ٹھنڈا پانی کرتا ہے گرم نہ کرے گا اور اسے گرم پانی پر قدرت ہے تو بیشک پورا غسل کرے اتنی جگہ کو گرم پانی سے دھوئے باقی بدن گرم یا سرد جیسے سے چاہے اور اگر ہر طرح کا پانی مضر ہے یا گرم مضر تو نہ ہوگا مگر اسے اس پر قدرت نہیں تو ضرر کی جگہ بچا کر باقی بدن دھوئے اور اس موضع پر مسح کرلے اور اگر وہاں بھی مسح نقصان دے مگر دوا یا پٹی کے حائل سے پانی کی ایک دھار بہا دینی مضر نہ ہوگی تو وہاں اُس حائل ہی پر بہا دے باقی بدن بدستور دھوئے اور اگر حائل پر بھی پانی بہانا مضر ہو تو دوا یا پٹی پر مسح ہی کرلے اگر اس سے بھی مضرت ہو تو اُتنی جگہ خالی چھوڑ دے جب وہ ضرر دفع ہو تو جتنی بات پر قدرت ملتی جائے بجا لاتا جائے مثلاً بھی پٹی پر سے مسح بھی مضر تھا لہٰذا جگہ بالکل خشک بچادی چند روز بعد اتنا آرام ہو گیا کہ یہ مسح نقصان نہ دے گا تو فوراً پٹی پر مسح کرلے اسی قدر کافی ہوگا باقی بدن تو پہلے کا دھویا ہی ہوا ہے جب اتنا آرام ہو جائے کہ اب بندش پر سے پانی بہانا بھی ضرر نہ کرے گا فوراً اُس پر پانی کی دھار ڈال دے صرف مسح پر جو پہلے کرچکا تھا قناعت نہ کرے جب اتنا آرام ہو جائے کہ اب خاص موضع کا مسح بھی ضرر نہ دے گا فوراً وہاں مسح کرلے پٹی کے غسل پر قانع نہ رہے جب اتنا آرام ہو کہ اب خود وہاں پانی بہانا مضر نہ ہوگا فوراً اُس بدن کو پانی سے دھولے۔ غرض رخصت کے درجے بتا دئے گئے ہیں جب تک کم درجہ کی رخصت میں کام نکلے اعلیٰ درجہ کی اختیار نہ کرے اور جب کوئی نیچے کا درجہ قدرت میں آئے فوراً اُس تک تنزل

کر آئے۔اسی طرح اگر یہ حالت ہو کہ اُس جسم پر پانی تو نقصان نہ دے گا مگر بندھا ہوا ہے کھولنے سے نقصان پہنچے گا یا کھول کر پھر باندھ نہ سکے گا تو بھی اجازت ہے کہ بندش پر سے دھونے یا مسح کرنے جس بات کی قدرت ہو عمل میں لائے جب وہ عذر جاتا رہے کھول کر جسم کو مسح یا غسل جو مقدور ہو کرے۔یہی سب حکم وضو میں ہیں اگر اعضائے وضو میں کسی جگہ کوئی مرض ہو۔الحاصل یہاں اکثر کیلئے حکم کل کا ہے جب اکثر بدن پر پانی ڈال سکتا ہو تو ہر گز تیمم کی اجازت نہیں بلکہ یہی طریقے جو اوپر گزرے بجالائے ہاں اگر اکثر بدن پر پانی ڈالنے کی قدرت نہ ہو خواہ یوں کہ خود مرض ہی اکثر بدن میں ہے یا مرض تو کم جگہ ہے مگر واقع ایسا ہوا کہ اُس کے سبب اور صحیح جگہ کو بھی نہیں دھو سکتا کہ اُس کا پانی اس تک پہنچے گا اور کوئی صورت بچا کر دھونے کی نہیں یوں اکثر بدن دھونے کی قدرت نہیں (مثلاً رانوں، پنڈلیوں، بازوؤں، کلائیوں، پیٹھ پر جابجا دو دو چار چار انگل کے فاصلے سے دانے ہیں کہ صرف دانوں کی جگہ جمع کی جائے تو سارے بدن کے نصف حصہ سے کم ہو مگر وہ پھیلے ہوئے اس طرح ہیں کہ ان کے بیچ بیچ کی خالی جگہ پر بھی پانی نہیں بہا سکتے) تو ایسی حالت میں بیشک تیمم کی اجازت ہو گی اب یہ نہ ہو گا کہ صرف تھوڑا سا بدن دھو کر باقی سارے جسم پر مسح کر لے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد1، حصہ ب، صفحہ 617-618، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم